216

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک پیسہ

نمبر ۱۱۵ | مورخہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

"زمیندار" منافرت پھیلانے اور قتل کی ترغیب دینے کا مجرم ثابت ہو گیا

عدالت عالیہ کے فیصلہ کے خلاف "زمیندار" کی بیباکانہ جسارت

عدالت عالیہ پنجاب کے فل بنچ نے اخبار "زمیندار" کی ضمانت اور پریس کی ضبطی کے متعلق جو فیصلہ صادر کیا ہے ۔ اس پر گزشتہ پرچہ میں اظہار خیالات کیا جا چکا ہے ۔ اسی سلسلہ میں چند اور باتیں پیش کی جاتی ہیں زمیندار نے اس فیصلہ کا ذکر "وہی آخر کو پیش آیا کہ تھا جس بات کا کھٹکا" کے عنوان سے کیا ہے ۔ لیکن جیسا کہ ہم گزشتہ پرچہ میں ثابت کر چکے ہیں ۔ مولوی ظفر علی کا تو یہ دعویٰ تھا ۔ کہ گورنمنٹ کو اس بارے میں اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑے گا ۔ اور اس وقت کو بالکل قریب بتا کر بڑی بے تابی سے وہ اس کا انتظار کر رہے تھے ۔ پھر جو کچھ اب پیش آیا ۔ اس کا ان کو کھٹکا کیونکر ہو سکتا تھا ۔

عدالت عالیہ میں مرافعہ دائر کر کے مولوی ظفر علی نے اسی ہتھکنڈے سے کام لینا چاہا جس پر انہوں نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کا سارا دار و مدار رکھا ہوا ہے یعنی اپنے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس قسم کے قطعاً جھوٹے الزامات لگا کر کہ آپ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کو گالیاں دی ہیں ۔ عدالت عالیہ کو بھی جماعت احمدیہ سے بدظن کرنے کی مذموم کوشش کی ۔

لیکن جب ۱۵ مارچ کو آغاز سماعت سے قبل جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے زمیندار کے اس مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے درخواست دی کہ اس بیان کے پر از اتہامات حصص کو مسل سے حذف کر دیا جائے ۔ تو باوجود اس کے کہ مرافعہ گزار کے وکیل ملک برکت علی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ۔ کہ جناب چودھری صاحب اس قسم کی درخواست پیش کرنے کے مجاز نہیں ۔ فاضل ججوں نے مولوی ظفر علی کے بیان کے ان حصص کو حذف کر دیا جن پر اعتراض کیا گیا تھا ۔

اس کے بعد مرافعہ گزار کے وکیل نے جب مسئلہ زیر بحث پر تقریر کرتے ہوئے اپنی ساری قابلیت اور تمام قوت بیانیہ صرف کر دی ۔ تو فاضل ججوں نے سرکاری وکیل سے اس کا جواب سننے کی بھی ضرورت نہ سمجھی ۔ اور درخواست کو مسترد کر کے خرچہ کا بار مرافعہ گزار پر ڈال دیا ۔ فاضل ججوں نے اپنے فیصلہ میں حکومت کے احکام کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے حکومت کے اس نظریہ کو درست قرار دیا ۔ کہ "زمیندار" نے اپنے اس مضمون کے ذریعہ جس کی وجہ سے ضمانت طلب کی گئی ہے ۔ ملک معظم کی رعایا کے دو طبقوں یعنی احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان جذبۂ منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی ۔ نیز جس نظم کی بناء پر مطبع ضبط کیا گیا ۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ ہم اس کا ترجمہ سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں ۔ کہ اس میں ارتکاب قتل کی ترغیب یا اس کی جھلک پائی جاتی ہے ۔

عدالت عالیہ کے اس فیصلہ پر "زمیندار" تلملا اٹھا ہے ۔ اور اپنی فطری کج روی کی وجہ سے جہاں فل بنچ کے فیصلہ کو دبے الفاظ میں خلاف انصاف قرار دے رہا ہے ۔ وہاں یہ کہکر بے باکانہ جسارت کا بھی مرتکب ہو رہا ہے ۔ کہ "صوبہ کی سب سے بڑی عدالت کے لئے جس کا ہر فیصلہ قانون کا حکم رکھتا ہو ۔ اور صدہا عدالتوں کے لئے واجب الامتثال ہو ۔ کسی فرد واحد کے کہنے پر خواہ وہ فرد خود مرزا غلام احمد قادیانی ہی کیوں نہ ہوتا ۔ یہ تسلیم کر لینا کسی طرح جائز نہ تھا ۔ کہ مولانا ظفر علی خاں نے مرزائیت کی تعلیم کے متعلق جو کچھ اپنے حلفی بیان میں لکھا ہے ۔ وہ غلط الزامات کے پلندہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا ۔"

مگر اس سے بڑھکر بوالعجبی کیا ہو سکتی ہے کہ ایک قانونی سوال جسے عدالت عالیہ کے فل بنچ نے جائز قرار دیا ۔ اُسے وہ اخبار ناجائز قرار دے رہا ہے ۔ جو خود مجرم ہے ۔ اور جس کی ساری عمر قانون شکنی اور قانون کی خلاف ورزی میں گزری ہے ۔ پھر دلیل یہ پیش کرتا ہے ۔ کہ ایک فرد واحد کے کہنے پر اس سوال کو درست تسلیم کر لیا گیا ہے ۔ لیکن اگر اس کے وکیل کی بات تسلیم کر لی جاتی ۔ تو کیا یہی دلیل اس وقت پیش نہ کی جا سکتی تھی ۔ اور اس وقت ایک فرد واحد کے کہنے پر یہ تسلیم کر لینا کس طرح جائز ہو جاتا ۔ کہ مولوی ظفر علی کو ہر قسم کے خرافات پیش کرنے کا حق حاصل ہے ۔

حقیقت یہ ہے ۔ کہ عدالت عالیہ اس معاملہ میں اپنی روایات عدل و انصاف کو قائم رکھنے میں پوری طرح کامیاب ہوئی ہے ۔ اور چیف جسٹس سر ینگ کی ذات واقعی معدلت گستری کی وجہ سے قابل ستائش ہے ۔

"زمیندار" صرف اپنی خفت مٹانے اور اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے خواہ کتنے ہی ہاتھ پاؤں مارے ۔ اب عدالت عالیہ کے ذریعہ بھی اس کے ماتھے پر یہ ٹیکا لگ چکا ہے ۔ کہ وہ ملک معظم کی رعایا میں منافرت پیدا کرنے اور ارتکاب قتل کی ترغیب دینے کا مجرم ہے ۔

ضروری اعلان

(۱) جن احباب کے نام یہ چوتھا صفحہ پہونچ رہا ہے ۔ وہ براہ مہربانی دو روپے آٹھ آنے مزید ششماہی کے بھجوا دیں (۲) خریداران بیرون ہند بھی چندہ بذریعہ پوسٹل آرڈر جلد بھجوائیں (۳)...

احراریوں کی ابن الوقتی

وہ احراری جو آئے دن احمدیوں پر انگریزوں کے جاسوس ہونے کا جھوٹا الزام لگاتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ جو جماعت احمدیہ پر اس لئے زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کہ جنگِ عظیم کے دوران میں اس نے حکومت کی خاص طور پر امداد کی۔ جو انگریزی حکومت سے وفاداری کرنے کے جرم میں احمدیوں کو کشتنی اور گردن زدنی قرار دیتے ہوئے نہیں جھجکتے۔ نہ معلوم کس منہ سے سلطان ابن سعود کی تعریف و توصیف میں دن رات گیت گاتے اور ان کی ذات پر فخر کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور اب جبکہ ابن سعود قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہے۔ انہیں تہنیت اور مبارکباد کے تار بھیج رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے اور اس کا حال ہی میں پھر ایک بار اخبارات میں ذکر آیا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے جنگ عظیم کے وقت ترکوں کے خلاف جنگ کی۔ وہ حکومت انگریزی کے حلیف بنے اور ساٹھ ہزار پونڈ کی رقم خطیر سالانہ انگریزوں سے لیتے رہے۔ اس کے مقابلہ میں کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے بحیثیت جماعت اپنی ان خدمات کے بدلے میں جو اپنی تعداد کے لحاظ سے ادنیٰ پیمانہ پر دوسرے مسلمانوں نے بھی سرانجام دیں۔ حکومت سے ایک حبہ بھی لیا قطعاً نہیں۔ باوجود اس کے جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے الزام لگانا۔ اور زبانِ طعن دراز کرنا لیکن سلطان ابن سعود کو "جلالۃ الملک" کہنا "مبارکباد" کے تار بھیجنا۔ اور "حرمین الشریفین کی خدمت و تحفظ کا اہل" قرار دینا انتہا درجہ کی ابن الوقتی نہیں تو اور کیا ہے۔

احراری اور جہاد

احراری اسلامی جہاد کے متعلق جہاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو یا تو تلوار کے ذریعہ مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ یا موت کے گھاٹ اتار دینا چاہئے۔ وہاں اس وقت تلوار اٹھانا تو ہر مسلمان کا فرض قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ان کے نزدیک کوئی مداخلت فی الدین کا مرتکب ہو لیکن حیرت ہے کہ یہ لوگ ایک طرف تو آئے دن بات بات پر یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ مداخلت فی الدین ہو گئی اور دوسری طرف جہاد کے متعلق اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرنے کا نام تک نہیں لیتے۔ "احسان" ۲۰ مارچ نے "ضلع لائل پور کے حکام کی مداخلت فی الدین" کے عنوان سے ایک خبر شائع کی ہے۔ لیکن صرف یہ لکھکر بات ختم کر دی ہے۔ کہ "حکام بالا کو اس واقعہ کی اطلاع دی جا چکی ہے" کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جب مداخلت فی الدین کے موقعہ پر بھی ان لوگوں کی رگِ جہاد حرکت میں نہیں آتی۔ تو پھر وہ کیوں اس عقیدہ کو زبان پر لاتے ہیں۔ جسے اپنے عمل سے رد کر رہے ہیں اور جس کی وجہ سے اسلام کے منور چہرہ کو داغدار بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

احراریوں کی نئی چراگاہیں

معلوم ہوتا ہے۔ احراری لیڈر پنجاب کی چراگاہوں سے چر چُگ کر اور انہیں خالی پا کر اب نئی چراگاہوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۴-۱۵- اور ۱۶ مارچ کی مالی اعانت کی جو رقوم "مجلس احرار" نے دکھائی ہیں۔ ان میں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کی لکھنؤ سے اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی دہلی سے بھیجی ہوئی رقوم درج ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ اہل پنجاب پر چونکہ احراریوں کی دروغگوئیاں واضح ہوتی جا رہی ہیں۔ اور وہ ان کے زرکشی کے ہتکھنڈوں سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کے منہ میں لقمہ ڈالنے سے اپنے ہاتھ کھینچ رہے ہیں۔ دوسرے صوبوں کے لوگوں پر بھی جب احراریوں کی حقیقت کھل جائیگی۔ تو انہیں بھی ہاتھ ملنے پڑیں گے۔ کاش انہیں کوئی اب سمجھانے والا ہو۔ تاکہ ان کے اموال ضائع ہونے سے بچ سکیں پنجاب سے باہر نکل کر احراری جہاں جہاں روپیہ بٹورنے کیلئے پہونچ رہے ہیں وہاں کے مسلمانوں کو ان سے دریافت کرنا چاہئے کہ آخر تک انہوں نے انکے صوبہ کیلئے کیا کیا ہے۔ دور جانیکی ضرورت نہیں حال ہی میں فیض آباد اور شاہجہانپور میں گائے کی قربانی کی ممانعت کر دی گئی۔ کیا اسکے متعلق احراریوں نے کچھ کیا۔ کچھ کرنا تو الگ رہا۔ مجلس احرار اسلام کو اسکے خلاف زبان ہلانیکی

اشارۂ قدرت سے عبرت حاصل کرو

یہ اتفاق یقیناً عجائباتِ قدرت میں سے سمجھا جائیگا۔ کہ "زمیندار" (۲۱ مارچ) کے جس پرچہ میں پہلی دفعہ مولوی ظفر علی کے ہاتھ کی ہڈی کے ٹوٹنے کا ذکر آیا ہے۔ اور اس وجہ سے ان کو سخت کرب و بے چینی میں مبتلا بتایا گیا ہے۔ اسی میں سورۃ اللہب بھی مکمل طور پر درج کی گئی ہے معلوم ہوتا ہے۔ قدرت نے اپنی خاص مصلحت کے ماتحت یہ سامان اس لئے کرایا ہے۔ کہ اس سورۃ کی پہلی آیت کا تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ تک لفظ بلفظ پورا ہونا ہر صاحب بصیرت بآسانی دیکھ سکے۔ اور ساری سورۃ کے اس موقع پر درج کرنے سے یہ مفہوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہاتھ ٹوٹنے والے کو اگر خدا تعالےٰ کے دامن عفو میں پناہ لینے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ بلکہ وہ تمرد و سرکشی میں بڑھتا گیا۔ تو ساری سورۃ کا اُسے پورا پورا مصداق بننا پڑے گا کاش قدرت کے اس اشارہ سے عبرت حاصل کیجائے

زمیندار کا معمہ زمیندار نے ہی حل کر دیا

"زمیندار" کے "علامہ رشدی" نے ۲۰ مارچ کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے فقرہ پر ہنسی اڑائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"کوئی شخص اس معمہ کو حل نہ کر سکے گا۔ کہ بعض مبایعین نے خطوط کے ذریعہ سے خلیفہ جی کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ کس طرح پکڑا دیا"

لیکن اس کے لئے کسی اور شخص کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ "زمیندار" نے خود ہی اس معمہ کو حل کر کے اپنے "علامہ رشدی" کی روسیاہی کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ چنانچہ ۱۹ مارچ کے پرچہ میں زمیندار نے کسی عورت کی طرف سے یہ فقرہ شائع کیا ہے۔ کہ "سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت کے ہاتھ پر صدق دل سے بیعت کرتی ہوں" جس طرح اس عورت نے (اگر اس کا کوئی وجود ہے) زمیندار کے ذریعہ بخاری صاحب کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ پکڑا دیا۔ اسی طرح مبایعین نے خطوط کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ دیکر بیعت کی۔ "زمیندار" کے اس فقرہ سے "علامہ رشدی" کی باقی خرافات کا بھی بخوبی قلع قمع ہو جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ

چوک نیلا گنبد لاہور میں ۲۵ مارچ ۱۹۳۵ء بروز پیر بوقت ۸ بجے شب زیر صدارت جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاہور جلسہ منعقد ہو گا جس میں مندرجہ ذیل اہم مضامین پر فاضل لیکچرار تقاریر فرمائیں گے۔ ہر مذہب و ملت کے امن پسند اور صلح جو اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر مستفید ہوں

۸ سے ۸ ۳/۴ تک احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور۔ ۸ ۳/۴ سے ۹ ۱/۲ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد روس و بخارا۔ ۹ ۱/۲ سے ۱۰ ۱/۲ تک صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے گجراتی۔

لیکچر کے متعلق بعد از اختتام لیکچر سوال و جواب کا موقعہ دیا جائیگا۔ دوران تقریر میں کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں جلسہ میں شریک ہو کر رونق بڑھائیں ؛

خاکسار محمد عبد اللہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد لاہور

جماعت احمدیہ مانڈلے میں بیداری

تحریک جدید کے بعد احباب جماعت احمدیہ مانڈلے بیدار ہو گئے ہیں۔ چندہ بلا کر اور گھر پر آ کر دیتے ہیں۔ گو تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ مگر جو ہیں خدا کے فضل سے مخلص ہیں۔ چندہ دینے میں دوستوں نے پہلے سے بہت ترقی کی ہے۔ پیش آمدہ حالات جو الفضل سے معلوم ہوتے رہتے ہیں یہ اس بات

سلور جوبلی شہنشاہ معظم

شہنشاہ معظم کے جشن جوبلی کے موقعہ پر جیسا کہ اخبار میں پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ اور جیسا کہ بعض مقامات کی اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے احباب اپنی اپنی جگہ پر کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن مزید تاکید اور یاد دہانی کے طور پر پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس چندہ میں احمدیوں کی شرکت خاص طور پر مناسب ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں جشن جوبلی کے موقعہ پر چندہ دیا۔ اور خوشی منائی جس کی کچھ تفصیل اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسرے ہمیں حکم ہے کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ اور یہ کام ایسا ہے۔ کہ جس میں جمع شدہ روپیہ سے ملک کی کوئی نہ کوئی خدمت کی جائے گی۔ غرباء و مساکین اور یتامیٰ کی امداد ہوگی۔ اس لئے ہمیں اس میں شریک ہونا ضروری ہے۔

تیسرے بادشاہ وقت کی وفاداری کے اظہار سے امن عامہ پر نہایت اچھا اثر پڑتا ہے اس لحاظ سے بھی احمدی جماعت کو اپنے اصول کے ماتحت اس موقعہ پر اس چندہ میں خاص طور پر حصہ لینا چاہیئے۔

پس یہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ تمام احمدی اس چندہ میں حصہ لیں۔ اور اپنے اپنے ضلع کے انتظام کے ماتحت اپنے چندہ کی رقوم سرکاری فنڈ میں بھیجیں۔

گورداسپور کی جماعتوں کے لئے اس عام ہدایت میں کچھ استثنا کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ اس ضلع کے بعض حکام کا جماعت احمدیہ کے متعلق رویہ اچھا نہیں ہے۔ اس لئے گورداسپور کی جماعتیں بجائے اس کے کہ ضلع کے حکام کی معرفت اپنا چندہ بھیجیں۔ براہ راست اپنا چندہ آنریری خزانچی دیر میجیٹیز سلور جوبلی فنڈ لاہور کو بھیج دیں۔

یہ تحریک ہز ایکسی لنسی کی طرف سے مردوں اور لیڈی ایمرسن کی طرف سے عورتوں میں کی گئی ہے۔ اس لئے عورتوں اور مردوں دونوں کو اس میں شریک ہونا چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

---

۲۳ مارچ کو قادیان سے گورداسپور کے لئے سپیشل ٹرین کا انتظام

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۳ مارچ ۳۵ء سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں ملزم کی طرف سے صفائی کی شہادت دینے کے لئے گورداسپور تشریف لے جائیں گے۔ چونکہ اس موقعہ پر بہت سے مقامی اور مضافات قادیان کے احباب گورداسپور جانے والے ہیں۔ اس لئے محکمہ ریلوے کو لکھا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر سپیشل ٹرین کا انتظام کیا جائے۔ جو کم از کم آٹھ سو اشخاص کو قادیان سے گورداسپور لے جائے۔ اور پھر شام کو واپس پہنچا دے۔

ضلع گجرات کے حکام سے گزارش

تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے بعض مواضعات میں ایک شخص امان اللہ نے جو احراریوں کا کارندہ ہے۔ احمدیوں کے خلاف عوام کو اشتعال دلا کر سخت تکلیف دہ صورت پیدا کر رکھی ہے۔ موضع دھننگ ضلع گجرات میں تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک احمدی شاہ عالم صاحب فوت ہوگئے۔ تو مولوی مذکور نے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ میت کو قبرستان میں دفن نہ کرنے دیں۔ اور اس قدر اشتعال دلایا۔ کہ احمدی خطرہ میں پڑ گئے۔ آخر مختلف دیہات کے احمدیوں نے جمع ہو کر تجہیز و تکفین کی۔

اس کے بعد اس موضع میں احمدیوں کے خلاف شرارت کا سلسلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اور میاں محمد عبد اللہ صاحب احمدی کو سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو گھر سے نکلنے پر مارا پیٹا جاتا ہے ان کی استادہ فصل کچھ کاٹ لی گئی ہے اور کچھ خراب کر دی ہے۔ ان کے کھیت سے درخت کاٹ لئے گئے ہیں۔ ہم حکام ضلع کو اس صریح ظلم کے انسداد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ فوری کارروائی کریں گے۔ نامہ نگار

شاہجہانپور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر فیض آباد اور اجودھیا میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے روک دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق ہمارے نامہ نگار کی ۱۷ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۶ مارچ شاہجہانپور کے دو مسلمانوں نے یہ کہکر اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ کہ ہم گائے کی قربانی کر کے خدا کے حکم کی تعمیل کر آئے ہیں اب حکام کا حکم بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ سنا گیا ہے۔ کہ انہوں نے قربانی نہیں کی۔ بلکہ پولیس نے قربانی کی گائے پر قبضہ کر لیا۔

اسی دن بعد نماز مغرب ۱۲ آدمی اور گرفتار کئے گئے۔ جن کے متعلق خیال تھا۔ کہ وہ گائے کی قربانی کرنیوالے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنیکے لئے جتھے بھیجنے کی تجویز کی گئی۔ اور ۱۷ مارچ پانچ آدمیوں کا ایک جتھہ گرفتار کر لیا گیا۔

سلطان ابن سعود پر قاتلانہ حملہ کے خلاف مسجد احمدیہ لنڈن میں اظہار نفرت

لنڈن ۱۸ مارچ سلطان ابن سعود پر قاتلانہ حملہ کی خبر جب لنڈن کی مسجد میں اتوار کے دن بیان کی گئی تو ان مسلمانوں کے لئے سخت حیران کن ہوئی جو کہ انگلستان کے مختلف علاقوں سے عیدالاضحیٰ کی تقریب پر جمع ہوئے تھے مولانا عبد الرحیم درد صاحب امام مسجد نے اس حادثہ پر نفرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ تمام دنیا کے مسلمان اس پر نفرت کا اظہار کرینگے (رپوٹر)

سکھ اخبارات میں جماعت احمدیہ کی رواداری کا اعتراف

گورمکھی اخبار موجی امرتسر اپنے ۱۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ احمدی جماعت کے واجب الاحترام امام حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن نے پٹیالہ پہنچ کر کرنل سردار رگھبیر سنگھ صاحب سردار ڈیوڑھی معتی (سکرٹری پٹنہ صاحب عمارت فنڈ) کو پانچ صد روپیہ گوردوارہ شری پٹنہ صاحب کی عمارت فنڈ میں چندہ دیا۔ شری مہاراجہ بہادر آف پٹیالہ نے بھی باوجود غیر معمولی معروفیت کے اپنے پریتم کے تخت صاحب کے لئے چندہ لانے والے اس وفد کو قریباً آدھ گھنٹہ ملاقات کا شرف بخشا۔ اور احمدی جماعت کی اس پریم بھری اور بے تعصب سپرٹ کی بہت تعریف کی۔ وفد کے ممبر سکھوں کے سب سے بڑے مہاراجہ کے شاہی اخلاق پر اتنے گرویدہ ہوتے کہ شری مہاراجہ کی تعریف کرتے ہوئے تھکتے نہیں۔ سوال پانچ صد یا پانچ ہزار یا پانچ لاکھ روپیہ کا نہیں۔ صرف اس محبت آمیز اور بے تعصب سپرٹ کا ہے۔ جس کا اظہار احمدی جماعت کی طرف سے موجودہ فرقہ وارانہ ذہنیت میں کیا گیا۔

ہم احمدی جماعت کے اس محبت بھرے عملی اظہار کا جو انہوں نے شری گوردوارہ پٹنہ صاحب کے معاملہ میں اختیار کیا تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اور ہم احمدی جماعت کے واجب الاحترام امام ہز ہولی نس خلیفۃ المسیح کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ سکھ قوم ان کی اس بے تعصب رواداری ...

محبت کو کبھی بھی نہیں بھولے گی ؛

اخبار اکالی پتر کا گورمکھی لاہور ۲۸ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ کہ ۲۲ فروری کو قادیان کے احمدی جماعت کا نمائندہ وفد گوردوارہ صاحب پٹنہ کی کمیٹی کے سکرٹری کرنل سردار رگھبیر سنگھ صاحب کو ملا۔ اور اپنی جماعت کی طرف سے پانچ صد روپیہ کی رقم گوردوارہ صاحب کی عمارت کے لئے ادا کی۔ احمدی جماعت کی اس رواداری کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ خصوصاً اس عہد میں جب کہ فرقہ وارانہ ذہنیت سے یہ ہندوستان تیرہ خاکدان بن رہا ہے۔ ہمارے مسلمان احمدی بھائیوں کی طرف سے یہ چندہ ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ اور باہمی محبت سے لبریز ایک ایسی ذہنیت کا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ کرہ ہوائی میں جبکہ مختلف اقوام میں آزردگی کشیدگی اور تنفر کا دور دورہ ہے۔ احمدی بھائیوں کا یہ نیک قدم باہمی بغلگیر کرانے کا موجب ہے

۔ ایک ایسا قابل تعریف قدم ہے۔ کہ اس کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ جن مذاہب کی آڑ لے کر آج ہماری کمزوریوں کا اشتہار دیا جاتا ہے [illegible] ایک جماعت کا دوسری مذہبی جماعت کے ساتھ یہ سلوک کرنا یہ ایک ایسی ذہنیت کا اظہار ہے۔ کہ ہماری قلم اس کی تعریف و توصیف سے قاصر ہے۔ ہم احمدی بھائیوں کی اس رواداری کو دیکھ کر ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ دیگر مذہبی اقوام بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور رواداری کا اظہار کرنے کے لئے احمدی جماعت کی اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں گی ؛

مجلس احرار کے بابی نمائندے

لاہور کے میونسپل انتخابات کے موقعہ پر احباب احراریوں کے عیسائی نمائندہ کا ذکر پڑھ چکے ہیں۔ ذیل کے مراسلہ سے احراریوں کے بابی نمائندوں کا حال ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ جو لوگ مسلمانوں کی رہبری کے مدعی ہیں۔ اور احمدیوں کے خلاف یہ ناپاک پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ وہ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ اس کے نمائندوں کی اپنی حالت کیسی ہے۔

۹ مارچ کو شکر گڑھ چند احراری ملا مسجد احمدیہ پشاور میں آئے۔ اور تبادلہ خیالات کی خواہش کی۔ امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موضوع مقرر ہوا۔ اور سوال وجواب کے لئے پانچ پانچ منٹ وقت مقرر کیا گیا۔ مولوی دل محمد صاحب نے پانچ آیات اثبات دعویٰ کے لئے پیش کیں۔ احراری ملا نے کہا کہ بیشک ان آیات سے امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا جاتا ہے مگر پیشکردہ آیات سے تو تشریعی اور غیر تشریعی دونوں کا امکان پایا جاتا ہے پس احمدیوں کا غیر تشریعی نبوت کو مخصوص کرنا خلاف قرآن ہے۔ مولوی دل محمد صاحب نے کہا۔ کہ میرا دعویٰ آپ نے تسلیم کرلیا ہے۔ باقی ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت تابع شریعت محمدیہ کے قائل ہیں۔ اور آپ دونوں قسم کے یعنی ہم سے بھی ایک قدم آگے۔ ہم غیر تشریعی نبوت کے امکان کے اس لئے قائل ہیں۔ کہ قرآن کریم کے ذریعہ جو دین اور شریعت ہمیں ملی ہے وہ اکمل ہے قرآن کریم کی شریعت اب قیامت تک کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اور کوئی ایسی نئی ضرورت پیدا نہ ہوگی۔ جس کا حل اس کے اندر موجود نہ ہو۔ ایک اور وجہ تشریعی نبی کے آنے کی یہ ہوسکتی ہے کہ یہ کتاب محرف ومبدل ہو جائے۔ اور محفوظ نہ رہے۔ مگر قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس لئے اب کوئی نئی تشریعی نہیں آسکتا۔ احراری ملا نے کہا بیشک خدا نے حفاظت کا وعدہ تو کیا ہے۔ مگر توریت کی حفاظت کا بھی اس نے وعدہ کیا تھا۔ وہ جب بگڑ گئی تو قرآن کے لئے خدا نے کہاں کہا ہے کہ میں قیامت تک اس کی حفاظت کروں گا۔ ایک وقت تک وہ محفوظ رہیگی۔ بعد میں امکان ہے کہ یہ محفوظ نہ رہے۔ مولوی دل محمد صاحب نے کہا۔ کہ تورات کی حفاظت خدا نے انبیاء کے ذمہ مقرر کی۔ مگر قرآن کریم کی حفاظت کا خدا خود ذمہ دار ہے۔ چونکہ خدا ازلی ابدی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی حفاظت بھی ابدی ہوگی۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ بابی ہیں۔ احراری ملا نے کہا کہ خدا تعالیٰ اعلیٰ کل شیٔ حفیظ ہے۔ کیا دنیا میں چیزیں بنتی اور بگڑتی نہیں ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے ازلی ابدی ہونے کا یہ مطلب

ضروری خبریں

نئی دہلی کی خبر ہے کہ رومانیہ نے اپنے ملک میں ہندوستانی مال کی درآمد بند کردی ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس کارروائی کی وجہ کیا ہے۔ ہندوستانی تجارت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جرمنی نے بھی شرح تبادلہ کی پابندیاں بڑھا دی ہیں۔ ہندوستان اور ٹرکی کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ وہ بھی ختم ہوگیا ہے۔ اور اٹلی نے بھی اپنے ملک میں ہندوستانی مال کے داخلہ کی راہ میں روکاوٹیں پیدا کردی ہیں۔ فرانس کے متعلق بھی اطلاع ہے کہ وہ ہندوستانی مال کی اپنی حدود میں درآمد پر پابندیاں عائد کرنے کی فکر میں ہے۔

نواب مظفر خانصاحب ریونیو ممبر نے ۱۸ مارچ کو پنجاب کونسل میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت یہ بتانے کے ناقابل ہے کہ جدید آئین کے ماتحت کب تک عام انتخابات عمل میں آئیں گے۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے پنجاب کونسل میں ۱۸ مارچ کو کہا۔ کہ حکومت پنجاب ایک نئے بل پر غور کر رہی ہے۔ اگر اسکو کونسل نے اس کی منظوری دیدی۔ تو حکومت صوبہ کی صنعتوں میں مداخلت کر سکے گی۔ صنعتی قرضوں کی ایک سکیم تیار ہوگی اور صنعتوں کو باقاعدہ نظام میں لانے کی کوشش کی جائیگی اگر اس بل نے قانون کی صورت اختیار کرلی تو صنعت وحرفت بہت حد تک ترقی کرسکتی اور روزگار کا سوال حل ہوسکتا ہے۔

سر فیروز خاں نون وزیر تعلیم حکومت پنجاب نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پنجاب کونسل میں بتایا۔ کہ ایک پبلشر نگ فرم نے حکومت اور محکمہ تعلیم کے پاس کتابوں کی قیمت کے تخمینے ارسال کئے ہیں۔ جن سے کتابوں کی قیمت میں معتدبہ کمی ہو جائے گی۔

سنگاپور کے بحری مستقر کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۶ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے اور فوج کی تعداد میں بھی وہاں اضافہ کردیا جائے

جرمنی کی فوجی تیاریوں کو دیکھ کر پیرس سے ۱۸ مارچ کی اطلاع کے مطابق حکومت فرانس نے نئے رنگروٹوں کی بھرتی کا حکم دیدیا ہے۔ اور فوجی افسر دیہات میں چکر لگاکر بھرتی کر رہے ہیں۔

سرحدی کونسل کے متعلق نئی دہلی سے ۱۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ یکم اپریل اس کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کردی جائیگی۔ آئندہ اصلاحات کے پیش نظر گورنمنٹ یہ قدم اٹھانا چاہتی ہے۔

روم سے ۱۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ برطانیہ اور اٹلی میں ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس کے ماتحت برطانوی مال اٹلی کے بازاروں میں داخل ہوسکے گا۔

عبدالقیوم کو جس نے کچھ عرصہ ہوا ایک ہندو نتھو رام کو قتل کیا تھا۔ ۱۹ مارچ کراچی میں پھانسی دیدی گئی۔ حکام نے لاش کو میوا شاہ کے قبرستان میں پہنچا دیا۔ جہاں ایک لاکھ کے قریب مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کرکے بعد دفن کردیا۔ بعد دوپہر مسلمانوں کے ایک ہجوم غفیر نے جو عبدالقیوم کی ہمدردی میں تیار مظاہرہ کر رہا تھا۔ عبدالقیوم کی لاش کو قبر سے کھود نکالا اور جلوس کی شکل میں لے کے چلا ابھی یہ جلوس تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ پولیس نے لاش اس کے حوالے کرنے اور مسلمانوں کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ بصورت انکار گولیوں کی برسانی شروع کردی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ۲۰ آدمی ہلاک اور دو سو کے قریب مجروح ہوئے

لاہور سے ۱۹ مارچ کی اطلاع ہے کہ محترمہ خدیجہ بیگم فیروزالدین صاحبہ ایم اے اوایل انسپکٹرس سکولز آف پنجاب عورتوں کی انٹرنیشنل کانفرنس میں ہندوستانی عورتوں کی نمائندگی کے لئے قسطنطنیہ تشریف لے جارہی ہیں۔ دنیا کے اور مختلف مقامات سے کئی فاضل اور مشہور ترین عورتیں اس کانفرنس میں شرکت کریں گی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی